مصالحت ہی کے ذریعے افغانستان میں امن آ سکتا ہے اعزاز چوہدری

19, 2016آخری بار اپڈیٹ کیا گیامئی

محمد اشتیاق •

(پاکستانی سیکرٹری خارجہ اعزاز چوہدری (فائل فوٹو

شیئر

سیکرٹری خارجہ کا کہنا تھا کہ دونوں ملکوں کے درمیان عدم اعتماد سے بھی افغانستان میں امن کی کوششیں متاثر ہوئی ہیں۔

اسلام آباد —

پاکستان کے سیکرٹری خارجہ اعزاز احمد چوہدری نے کہا ہے کہ مصالحتی عمل کے بغیر افغانستان میں امن نہیں آ سکتا۔

افغانستان سے متعلق جمعرات کو اسلام آباد میں ایک سیمینار سے خطاب میں سیکرٹری خارجہ اعزاز چوہدری کا کہنا تھا کہ چار ملکی گروپ افغان عمل کی راہ ہموار کرنے کا درست ذریعہ ہے۔

آنھوں نے کہا کہ فوری ہدف تشدد کے واقعات کو روکنا ہے، آن کے بقول تشدد کسی بھی طرح کے حالات میں معاف نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اعزاز چوہدری نے کہا کہ افغانستان، پاکستان، امریکہ اور چین پر مشتمل چار ملکی گروپ افغان حکومت اور طالبان کے درمیان براہ مذاکرات کے لیے مشترکہ کوششیں کر رہا ہے۔

آنھوں نے کہا کہ طالبان نے ان کوششوں کا تاحال مثبت جواب نہیں دیا ہے، تاہم سیکرٹری خارجہ کا کہنا تھا کہ چار ملکی گروپ کے بدھ کو اسلام آباد میں ہونے والے پانچویں اجلاس میں جلد براہ راست مذاکرات کے لیے کوششیں جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔

سیکرٹری خارجہ کا کہنا تھا کہ پاکستان چار ملکی گروپ میں شامل دیگر ممالک کے ساتھ مل کر اس سلسلے میں سنجیدہ کوششیں جاری رکھے گا۔

اعزاز چوہدری نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تمام سطحوں پر صحت مند رابطوں کی ضرورت ہے۔ آنھوں نے کہا کہ کچھ عناصر عموماً یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ پاکستان طالبان کو کنٹرول کرتا ہے اور آن کے بقول اس طرح کے تاثر سے پاکستان سے غیر حقیقی توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔

سیکرٹری خارجہ کا کہنا تھا کہ دونوں ملکوں کے درمیان عدم اعتماد سے بھی افغانستان میں امن کی کوششیں متاثر ہوئی ہیں۔ اعزاز احمد چوہدری نے کہا کہ الزام تراشی سے صرف اُن عناصر کو مقاصد حاصل ہوں گے جو افغانوں کے درمیان مصالحتی عمل نہیں چاہتے۔

سیکرٹری خارجہ نے کہا کہ افغانستان میں تشدد کے واقعات میں حالیہ اضافے کے سبب امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور شہریوں کی ہلاکتوں میں اضافہ باعث تشویش ہے۔

اُنھوں نے کہا کہ پاکستان، افغانستان میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات، خاص طور پر 19 اپریل کو کابل میں ہونے والے مہلک حملے کی شدید مذمت کرتا ہے۔

واضح رہے کہ بدھ کو افغان حکومت اور سابق افغان وزیراعظم گلبدین حکمت یار کی جماعت حزب اسلامی کے درمیان امن معاہدے پر ہوا تھا۔

اس بارے میں جمعرات کو ہفتہ وار نیوز بریفنگ میں پاکستانی وزارت خارجہ کے ترجمان نفیس ذکریا نے کہا کہ پاکستان افغانستان میں امن کے لیے ہر اُس کوشش کی حمایت کرتا، جس کے تحت شدت پسند گروہوں کو مذاکرات کی میز پر لایا جائے۔

دریں اثناء پاکستان اور افغانستان کے لیے امریکہ کے نمائندہ خصوصی رچرڈ اولسن نے جمعرات کو راولپنڈی میں فوج کے صدر دفتر جنرل راحیل شریف سے ملاقات کی۔ میں

فوج کے شعبہ تعلقات عامہ 'آئی ایس پی آر' کے مطابق ملاقات میں علاقائی سلامتی کی صورت حال، خاص طور پر افغانستان کے تناظر بیان کے مطابق رچرڈ اولسن نے میں حالات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کوششوں کو سراہا۔

محمد اشتیاق

Muhammed Ishtiaq reports for VOA Urdu Service from Islamabad

کریں سبسکرائب

نوائے وقت

20-May-2016

روس کو گرم پانیوں تک رسائی دے دیتے تو کیا دنیا کی شکل یہی ہوتی :ناصر جنجوعہ

اسلام آباد (نیٹ نیوز+ سٹاف رپورٹر) قومی سلامتی کے مشیر لیفٹیننٹ جنرل (ر) ناصر اقبال جنجوعہ نے کہا ہے کہ افغانستان کی فوج اپنی حکومت کی جانب سے طالبان یا حقانی نیٹ ورک کے خلاف جنگ میں ناکامی کے سوالات کے جواب میں اپنی ناکامیوں کی ذمہ داری پاکستان پر ڈال دیتی ہے۔ پاکستان افغانستان میں امن و استحکام کا خواہاں ہے۔ انہوں نے اسلام آباد پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے تحت سیمینار کی صدارت کی جس کا موضوع افغانستان میں بدلتی صورتحال بڑی قوتوں اور خطے کے ممالک کا اس میں کردار تھا۔ ناصر اقبال جنجوعہ نے کہا ’’افغانستان میں تعینات تمام آپریشن کمانڈرز سے جب پوچھا جاتا ہے کہ طالبان کے ساتھ 14 سال کی لڑائی کے دوران پاکستان کی خود مختاری کی خلاف ورزی کے باوجود ڈرون حملوں کا استعمال چاہے وہ حقانی نیٹ ورک کے خلاف ہو یا طالبان کے خلاف اگر کامیابی نظر نہیں آ رہی تو پھر اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اس کے بعد وہاں سے حقانی، طالبان اور پاکستان پر الزام تراشی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحد کے تناظر میں چند اعدادو شمار بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج کی تاریخ میں پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر دو لاکھ سے زیادہ اہلکار تعینات ہیں اسی راستے سے 60,000 سے زیادہ جانوں اور ایک ارب سات کروڑ ڈالر سے زیادہ کا معاشی نقصان ہو چکا ہے لیکن کیا دنیا کو اس کا احساس ہے۔ انہوں نے پاک افغان سرحد پر باڑ کے معاملے پر کہا جب پاکستان اپنی سرحد پر

حفاظتی باڑ لگانے کی کوشش کرتا ہے تو افغانستان یہ کام نہیں کرنا چاہتا کیا دنیا اس بات کو مانتی ہے کہ پاکستان نے ایزمنٹ رائٹس کے تحت یہاں سے وہاں نقل و حرکت بہت آسان بنائی ہے سرحد کی یہ صورتحال ہے تو کیا دنیا یہ کہتی ہے کہ آپ اپنی سرحد ٹھیک کر لیں تاکہ اس کا انتظام مناسب انداز میں چلایا جا سکے کیا دنیا کہتی ہے کہ ایزمنٹ رائٹس پر نظرثانی کر لیں کیا دنیا کہتی ہے کہ پناہ گزینوں کو واپس بلا لیتے ہیں۔ پاکستان اپنے گھر کو محفوظ کرنا چاہتا ہے لیکن ہمارے پاس باؤنڈری وال ہی نہیں ہے انہوں نے افغانستان کے موجودہ حالات بتاتے ہوئے کہا کہ آج افغانستان میں آگے بڑھنے کی صلاحیت بہت کم رہ گئی ہے ملا عمر کی لیڈر شپ ختم ہو گئی ہے طالبان دھڑے بندی کا شکار ہیں۔ افغانستان کا معاملہ تمام ممالک کیلئے بہت اہم ہے سب کو ساتھ بیٹھ کر سمجھداری کے ساتھ حل کرنا ہوگا کیونکہ افغانستان کے ساتھ عالمی سطح کے چند سوالات منسلک ہیں۔ انہوں نے سوالات اٹھائے کہ افغانستان کی جنگ کیوں ختم کیوں نہیں ہو رہی خطے کی قوتوں کا اس میں کیا کردار ہے کیوں ہر ایک چاہتا ہے کہ اسے افغانستان کی حمایت حاصل ہو۔ پاکستان وہاں مسابقت میں کیسے آگیا وہاں کس طرح نمٹا گیا۔ پاکستان روس سے افغانستان میں لڑائی کے بجائے اسے گرم پانیوں تک رسائی دے دیتا تو کیا آج دنیا کی شکل وہی ہوتی جو آج ہے دو روزہ سیمینار میں روس چین افغانستان ایران امریکہ سعودی عرب اور ترکی کے نمائندوں نے شرکت کی بھارت کی نمائندہ خاتون نے شرکت سے معذرت کر لی تھی۔ خطے اور دنیا کے امن کیلئے پاکستان افغانستان کے ساتھ کھڑا ہے عالمی برادری پاکستان پر الزام تراشی کی بجائے افغانستان میں قیام

امن کیلئے اپنی اجتماعی ذمہ داری نبھائے پاکستان نے سوویت یونین کو افغانستان پر حملے کی دعوت نہیں دی تھی پھر بھی پاکستان افغانیوں کی مدد کیلئے کھڑا رہا ہماری اس نیک نیتی کو غلط سمجھا گیا ہم پر الزام تراشی بند کی جائے آج افغانستان میں قیام امن کیلئے کوششیں جاری ہیں تاہم الزام تراشیوں کی بجائے عالمی برادری کو یہ تحقیق کر لینی چاہئے کہ اڑتالیس ممالک ملکر افغانستان میں امن کیوں قائم نہیں کر سکے، پاکستان نے بلاتفریق طالبان کے خلاف کارروائیاں شروع کی ہیں جس میں بڑی حد تک کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ سیکرٹری خارجہ اعزاز احمد چودھری نے کہا کہ افغانستان میں امن کے بغیر پاکستان میں امن ممکن نہیں غیر مستحکم افغانستان کسی ہمسائے کے حق میں بہتر نہیں افغانستان میں غیر ملکی فورسز کی موجودگی سے نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں افغانستان کے حوالے سے 2016ء میں افغانستان میں تشدد میں اضافہ ہوا طالبان نے کئی افغان علاقوں پر قبضہ کر لیا افغانستان کے ایک حصے میں داعش اور دوسرے میں ازبک کی موجودگی کی اطلاعات ہیں چار ملکی رابطہ گروپ کے ذریعے افغانستان میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں طالبان نے ابھی تک چار ملکی رابطہ گروپ کی کوششوں کا مثبت جواب نہیں دیا یہاں ہونے والے چار ملکی کور گروپ اجلاس میں صرف بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرنے پر زور دیا گیا ہے افغان حکومت کے منفی بیانات نے بھی دو طرفہ تعلقات کو متاثر کیا تمام علاقائی ممالک مستحکم افغانستان چاہتے ہیں ملا عمر کی ہلاکت کے خبر کے مذاکرات کو مشکل میں ڈال دیا تھا پاکستان کے خلاف افغانستان کے بیانات امن مذاکرات کے اقدامات

میں مشکلات پیدا کر رہی ہیں پاکستان پر یہ الزام لگانا کہ وہ طالبان کو سپورٹ کر رہا سراسر غلط ہے پاکستان نے 30 لاکھ سے زائد افغانیوں کو پنا دی افغانستان میں روس کے خلاف ہم نے افغانوں کی مدد کیلئے لڑائی کی ہماری اس نیک نیتی کو غلط سمجھا گیا ہم نے ہمیشہ اصول اور اخلاقیات کی پاسداری کی ہے ہم پر الزام تراشی بند کی جائے۔

20-May-2016

طالبان نے ابھی تک 4 ملکی گروپ کی کوششوں کا مثبت جواب نہیں دیا سیکرٹری خارجہ

افغان مسئلے کا حل صرف افغان عوام کی خواہشوں

اسلام آباد (خبر نگار، آئی این پی) سیکرٹری خارجہ اعزاز احمد چوہدری نے کہا ہے کہ افغان مسئلے کا حل صرف افغان عوام کی خواہشوں کے مطابق افغان قیادت کی سربراہی میں ممکن ہے طالبان نے ابھی تک 4 ملکی گروپ کی کوششوں کا مثبت جواب نہیں دیا طالبان کو

...فغانستان سے متعلق کانفرنس سے خطاب

...ں اور دوسرے میں ازبکوں کی موجودگی کی اطلاعات ...یں طالبان نے کئی افغان علاقوں پر قبضہ بھی کر لیا ...وہ جمعرات کو یہاں افغانستان سے متعلق کانفرنس ...طاب کر رہے تھے۔ اعزاز چوہدری نے کہا کہ کل ...لے والے چار ملکی گروپ (باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر 31)

بقیہ 31 سیکرٹری خارجہ

اجلاس میں صرف اور صرف بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرنے پر زور دیا گیا۔ پاکستان کے افغانستان میں اہم ترین مفادات ہیں، جبکہ غیر مستحکم افغانستان کسی بھی ہمسائے کے حق میں بہتر نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سال افغانستان میں پرتشدد کارروائیوں میں اضافہ ہوا ہے ایک حصے میں داعش اور دوسرے میں ازبکوں کی موجودگی کی اطلاعات ہیں، جبکہ طالبان نے کئی افغان علاقوں پر قبضہ بھی کر لیا ہے۔ ہم چار ملکی کور گروپ کے ذریعے افغانستان میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاہم طالبان کو مذاکرات کی میز پر لانا صرف پاکستان کی ذمہ داری نہیں ہے۔ افغانستان امریکہ اور چائنا کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اعزاز چوہدری کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان افغانستان سے باہمی مفاد اور باہمی احترام پر مبنی تعلقات چاہتا ہے۔ تاہم افغان مسئلے کا حل صرف افغان عوام کی خواہشوں کے مطابق افغان قیادت کی سربراہی میں ممکن ہے۔

سماء

SAMAA

سنسنی نہیں، صرف خبریں

افغانستان کے معاملے پر تحمل سے سوچنا ہوگا، ناصر جنجوعہ

By: Samaa Web Desk | پاکستان | May 19, 2016

اسلام آباد: قومی سلامتی کے مشیر لیفٹیننٹ جنرل (ر) ناصر جنجوعہ نے کہا ہے کہ افغانستان کا ایشو بہت اہم ہے، تحمل سے بیٹھ کر سوچنا ہوگا۔

اسلام آباد میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ناصر جنجوعہ نے بتایاکہ پاکستان پر افغانستان میں یوٹرن لینے کاالزام لگایاجاتا ہے ۔ افغانستان کے استحکام اور امن کے لئے پاکستان اپنا بھرپور کردار ادا کر رہا ہے ۔

ناصر جنجوعہ کا کہنا تھاکہ دیکھنا ہوگاکہ افغانستان اب تک مستحکم کیوں نہیں ہوسکا۔افغانستان میں استحکام ،صرف پاکستان نہیں باقی ممالک کی بھی ذمہ داری ہے ۔ انھوں نے واضح کیاکہ سویت یونین کوپاکستان نے نہیں کہا تھاکہ افغانستان پریلغار کرو۔ پاکستان عالمی امن کے لیے افغانستان کے ساتھ کھڑارہا۔

قومی سلامتی کے مشیر نے بتایاکہ نائین الیون دنیا کے لیے بہت افسوسناک رہاخصوصاپاکستان اورافغانستان نے اس کی بڑی قیمت ادا کی ۔ سماء